بسم اللہ الرحمن الرحیم

كتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل و دوئم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب (رح)

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ (رح) امروہوی

(مصنّف دوسو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللہ

دعا گو

احقر الزمن سید ظفر حسن نقوی
مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر . . . . . . ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع . . . . . . قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت . . . . . . سید شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت . . . . . دسمبر ۲۰۰۳ء بار سوم

ہدیہ . . . . . . (۲۱۰) دو سو دس روپے

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد دوئم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب ؒ

مترجم

سید المفسرین ادیبؒ اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ ؒ امروہوی

(مصنف دوسوسترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

آصف کے لیے اور آصف نے ذکریا کے لیے اور ذکریا نے عیسیٰ کے لیے عیسیٰ نے شمعون کے لیے۔ شمعون نے یحییٰ کے لیے یحییٰ نے منذر کے لیے منذر نے سلمہ کے لیے سلمہ نے بردہ کے لیے۔

اور آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ میں تمہارے سپرد کرتا ہوں اور تم اپنے وصی کے سپرد کرنا اور تمہارا وصی سپرد کردے گا اپنے اوصیا کو اپنی اولاد میں سے ایک اپنے بعد دوسرے کو۔ یہاں تک یہ امانت سپرد ہوگی بہترین اہل ارض کی طرف اور اس کے بعد امام نہ ہوگا اور بغیر نفس الہی کوئی امام نہ ہوگا۔

جیسے آنحضرتؐ نے نص فرمائی خلافت علیؑ پر یوم غدیر خم اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ لوگوں نے حضرت سے پوچھا۔ آپ نے علی کو اپنی رائے سے خلیفہ بنایا ہے یا حکم خدا سے۔

فرمایا اگر میں اپنی رائے سے بناتا تو یہ خلاف ہوتا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (سورہ النجم ۵۳/۳) کے پس جب میں نے حکم خدا سے بنایا ہے تو تم اس کی مخالفت کیوں کرتے ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا (سورہ النساء ۵۸/۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے۔

"ایک امام دوسرے امام کو وقت وفات وصیت کرتا ہے"

آنحضرتؐ نے فرمایا جو مرگیا اور اس نے وصیت نہ کی وہ جاہلیت کی موت مرا۔ وصیت حق ہے ہر مسلمان پر اور یہ بھی فرمایا جو بغیر وصیت مرگیا تو اس کے اعمال ختم ہوگئے۔

صفاتِ امام

احادیث واخبار امامیہ سے معلوم ہوتا ہے امام برحق کی پچاس علامتیں ہیں۔

عصمت۔ نص۔ اعلم الناس ہو افصح الناس ہو۔ احلم الناس۔ اتقی الناس ہو۔ اشجع ہو۔ اشرف ہو۔ افضح ہو۔ اولیٰ ہو۔ سب سے زیادہ صابر ہو۔ سب سے زیادہ زاہد ہو۔ سب سے زیادہ سخی ہو۔ سب سے زیادہ عابد ہو۔ لوگوں پر سب سے زیادہ شفیق ہو۔ دشمن پر سب سے زیادہ سخت ہو۔ بارگاہِ خدا میں سب سے زیادہ متواضع ہو۔ حکم خدا کی سب سے زیادہ تعمیل کرنے والا ہو۔ نہی الہیٰ سے سب سے زیادہ رکنے والا ہو۔ بلحاظ نفس سب سے زیادہ بہتر ہو۔ مختون پیدا ہو۔ مطہر پیدا ہو۔ ولادت سے وفات تک معصوم ہو۔ اس کے اموال تحتِ حکم باری خرچ ہوں۔ جس طرح آگے سے دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے سے دیکھے صاحب فراست صادقہ ہو۔ اس کا سایہ نہ ہو کیونکہ وہ نورانی مخلوق ہو جو اس کے ساتھ پیدا ہو مومن ہو۔

جب شکم مادر سے باہر آئے تو اول زمین پر اپنی ہتھیلیاں رکھے کلمہ شہادتین زبان سے ادا کرے خواب میں اس کا دل

نہ سوئے۔ وہ محدث ہو اس کی دُعا مستجاب ہو۔ اس کے فضلے کو زمین نگل جائے۔ اس کو خواب میں احتلام نہ ہو وہ انگڑائی نہ لے۔ وہ جماہی نہ لے، اس کے بدن سے مشک کی سی خوشبو آئے۔ صاحب وصیت ظاہر ہو۔ صاحب معجزہ ہو، حوادث کے ظہور سے پہلے ان کی خبر دے نبی سے اس کا عہد معہود ہو۔ اس کے پاس نبی کے ہتھیار ہوں، اس کی تلوار ذوالفقار ہو نبی کی زرہ اس کے بدن پر ٹھیک ہو، اس کے پاس وہ صحیفہ ہو جس میں ان سب شیعوں کے نام ہوں جو قیامت تک ہونے والے ہوں اس کے پاس جامعہ اور وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اس میں وہ سب درج ہے جس کی احتیاج اولاد آدم کو ہوتی ہے رسولؐ نے بتایا اور امیر المومنین نے اس کو لکھا اس کے پاس جفر احمر ہو اور وہ ایسا ظرف ہے جس میں رسول اللہؐ کے اسلحہ ہیں اور وہ ظہور قائمؑ آل محمدؐ تک مخفی رہیں گے اور اس کے پاس جفر ابیض ہو جس میں توریت موسیٰ انجیل عیسیٰ اور زبور داؤد ہے اور وہ سب کتابیں بھی جو اللہ کی طرف سے نازل ہوئیں۔ وہ صاحب الہام ہو اور وہ آواز سُنتا ہو جو زنجیر کی جھنکار جیسی ہو اور بعض اوقات اس کے سامنے آئے صورت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور بعض اوقات وہ ان سے مخاطبہ کرے۔

بعض کے نزدیک صفات امام میں معرفت بجمیع الاحکام بھی داخل ہے۔

مفضول کو فاضل پر مقدم رکھنا اصولِ دین کی تنقیص ہے۔

ہمارے ائمہ اپنے علوم میں تمام دنیا کے علماء سے ممتاز تھے کیونکہ ان کا علم علم نبی سے ماخوذ تھا اور ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ نے کسی درسگاہ میں تعلیم حاصل نہ کی تھی بلکہ ان کا علم وہبی تھا۔ قرآن مجید جو آنحضرتؐ پر نازل ہوا تمام علوم کا سرچشمہ ہے ہمارے آئمہ اسی کتاب کے وارث تھے پس وہ ہمیشہ لسان نبوت سے بولتے اور ہر عقدہ کتاب خدا سے کھولتے تھے۔ جو روایات ان لوگوں سے جمع کیں وہ اصول سبعہ مأۃ (۷۰۰) کہلاتی تھیں جو متضمن تھیں۔ علوم دین و آداب و حکم اور مواعظ وغیرہ کو بعض اماموں سے روایات کم لی گئیں کیونکہ زمانہ نے ان کو مہلت نہ دی۔ جیسے امام حسنؑ اور امام حسینؑ امام محمد تقیؑ، امام علی نقیؑ اور امام حسن عسکریؑ علیہم السلام موخر الذکر تین امام مقید و محبوس رہے پس جب یہ ثابت ہو گیا کہ ان حضرات کے علوم عام لوگوں کے علم سے ماخوذ نہ تھے اور ان کی رائیں ایک دوسرے سے مختلف نہ تھیں تو یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ منصوص من اللہ امام تھے اور رسولؐ کے سچے قائم مقام پس ان کی موجودگی میں کسی غیر کی اتباع کیسی اَفَمَنۡ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الۡحَقِّ اَحَقُّ اَنۡ یُّتَّبَعَ اَمَّنۡ لَّا یَہِدِّیۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ یُّہۡدٰی ؕ (سورہ یونس ۱۰/۳۵)۔

انتخابُ الٰہیہّ

مشیت الٰہیہ کا انتخاب میں چیزوں سے متعلق ہے

یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ (سورہ البقرہ ۲/۲۱۲) یَہَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَہَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ الذُّکُوۡرَ (سورہ الشوریٰ ۴۲/۴۹)